Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون ۴۴۹

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۱۳ ربیع الاول ۱۳۹۷ھ ۴ امان ۱۳۵۶ ہش ۴ مارچ ۱۹۷۷ء | نمبر ۵۰

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۴ امان۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت ابھی ناساز ہے اور ضعف کی تکلیف ہے۔ احباب جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۴ امان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

پرسوں شام بخار ہوا جو کل صبح بڑھ کر ۱۰۵ تک ہو گیا اور ساتھ غشی بھی ہو گئی۔ خون کا ٹیسٹ کروایا تو اس سے پتہ لگا کہ انفیکشن بہت زیادہ ہے۔ کل شام کو بخار تو کم ہو گیا مگر نیم غشی کی حالت ہے اور غذا بالکل نہیں لے رہیں۔ حالت تسلی والی نہیں۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے مبارک اور قیمتی وجود کو تادیر سلامت رکھے۔ آمین

سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا ہر پہلو اپنے اندر شان خاتمیت رکھتا ہے

حضورؐ اولین و آخرین کے سردار اور تخلیقِ عالم کے مقصود بالذات ہیں صرف آپؐ ہی کا فیض اب جاری و ساری ہے

یومِ سیرۃ النبیؐ کی تقریبِ سعید پر ربوہ میں منعقدہ عظیم الشان جلسہ میں علمائے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ایمان افروز تقاریر

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور نذرانۂ عقیدت و محبت پیش کرنے کے لئے احباب کا ذوق و شوق

ربوہ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۹۷ھ (۳ فروری ۱۹۷۷ء بروز جمعرات) آج یہاں پر یوم سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک موقع پر لوکل انجمن احمدیہ کے زیرِ انتظام خاص اہتمام کے ساتھ ایک عظیم الشان جلسۂ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا جس میں سید الاولین والآخرین سرورِ کائنات سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور نذرانۂ عقیدت و محبت پیش کرتے ہوئے حضورؐ کی سیرۃِ مقدسہ اور حیاتِ مطہرہ کا جو تاقیامت بنی نوع انسان کے لئے کامل ترین اُسوۂ حسنہ ہے بابرکت تذکرہ کیا گیا اور علمائے سلسلہ عالیہ احمدیہ نے نہایت مؤثر رنگ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ان عدیم المثال فضائل و مناقب پر روشنی ڈالی جن کی بناء پر آپؐ اولین و آخرین کے سردار و سرتاج اور خاتم الانبیاء قرار پائے۔ فاضل مقررین نے حضورؐ کے اس خُلقِ عظیم کا تذکرہ کیا جو غزوات اور فریضۂ تبلیغ کی ادائیگی کے دوران اور ازواجِ مطہرات کے ساتھ شفقت و محبت سے بھرپور کریمانہ سلوک کے رنگ میں ظاہر ہوا اور جس کی کہیں اور مثال نہ پہلے کبھی ملی ہے اور نہ آئندہ مل سکتی ہے اور بتایا کہ حضورؐ کی شانِ خاتمیت حضورؐ کے ہر خُلق اور ہر صفت میں جلوہ گر ہے اور حضورؐ کی عظمت اور علو شان کا کوئی پہلو بھی ایسا نہیں ہے جو اپنے اندر شانِ خاتمیت کی مہر نہیں رکھتا۔ آپؐ تخلیقِ عالم کے مقصود بالذات اور کائناتِ عالم کے مطلوب کے منتہی تھے۔ آپؐ کی فضیلت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ آپؐ کو اوّلیت کا فخر بھی حاصل ہے کیونکہ جب حضرت آدمؑ ابھی تخلیق کی مٹی میں کروٹیں لے رہے تھے آپؐ اُس وقت بھی خاتم الانبیاء تھے اور فقط آپؐ ہی کا فیض اب تا ابد جاری و ساری ہے۔ اللّٰھم صلّ علیٰ محمّدٍ و علیٰ آل محمّد انّک حمیدٌ مجید۔

جلسہ میں شمولیت کے لئے اہالیانِ ربوہ کا ذوق و شوق

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عظیم الشان جلسہ گولبازار کی مسجد مہدی سے ملحق کھلے اور وسیع میدان میں منعقد ہوا جسے خیموں اور قناتوں سے آراستہ کیا گیا تھا۔ مسجد مہدی اور اس کے صحن میں باز رعایتِ پردہ خواتین کے بیٹھنے کا انتظام کیا گیا تھا چنانچہ خواتین بھی غیر معمولی طور پر بکثرت اس میں شامل ہوئیں۔

جلسہ شروع ہونے کا وقت نو بجے مقرر تھا لیکن وقت سے بہت پہلے ہی بلکہ صبح سے ہی نوجوان بچے اور بوڑھے سبھی اپنے اپنے محلوں سے تنظیم کے ساتھ مختلف ٹولیوں کی صورت میں جھنڈے اور بینر اُٹھائے ہوئے اور اللہ اکبر۔ خاتم الانبیاء زندہ باد۔ اسلام زندہ باد کے نعرے لگاتے ہوئے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اشعار اور درود پڑھتے ہوئے جوق در جوق جلسہ گاہ کی طرف رواں دواں تھے۔ راستے میں مختلف اور ایسے ہی گروہ ان کے ساتھ ملتے چلے گئے حتیٰ کہ ایک جلوس کی صورت میں وہ جلسہ گاہ میں پہنچنے لگے۔ ان کے ہاتھوں میں جو جھنڈے اور بینر تھے ان میں قرآن پاک کی مختلف آیات اور دعائیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے اظہار پر مشتمل اشعار و فقرات لکھے ہوئے تھے مثلاً:۔ انّک لعلیٰ خلقٍ عظیم۔ لولاک لما خلقت الافلاک

اللّٰھمّ صلّ علیٰ محمّدٍ وعلیٰ آل محمّد انّک حمیدٌ مجید۔

خاتم الانبیاء زندہ باد۔

پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار۔

جان و دلم فدائے جمالِ محمد است

خاکم نثار کوچۂ آلِ محمد است

- مصطفےٰؐ پر ترا بے حد ہو سلام اور رحمت
  اس سے یہ نور لیا بارِ خدایا ہم نے
- وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
  نام اُس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے
- محمدؐ پر ہماری جاں فدا ہے
  کہ وہ کوئے صنم کا راہ نما ہے
- محمدؐ ہی نام اور محمدؐ ہی کام
  علیک الصّلوٰۃ علیک السّلام

سوا نو بجے صبح جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی لیکن کارروائی کے دوران بھی مختلف سمتوں سے ٹولیاں اپنے اپنے جھنڈے اُٹھائے پہنچتی رہیں حتیٰ کہ جلسہ گاہ کا وسیع میدان سامعین سے پُر ہو گیا۔ جلسہ گاہ بھی مختلف قطعات سے نہایت سلیقے کے ساتھ آراستہ تھی جن پر مندرجہ بالا اشعار اور قرآنی آیات لکھی ہوئی تھیں۔ جلسہ کے دوران سامعین زیرِ لب کثرت کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے رہے اور اس طرح جلسہ کی فضا روحانی برکتوں سے معمور رہی۔

کارروائی کا آغاز

مکرم حکیم مولوی خورشید احمد صاحب صدر عمومی (جن کے زیرِ اہتمام یہ جلسہ منعقد ہوا) کی درخواست پر صدارت کے فرائض محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے سرانجام دئے۔ کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن پاک سے ہوا جو کہ مکرم قاری حافظ محمد عاشق صاحب نے کی۔ بعد ازاں جامعہ احمدیہ کے ایک طالب علم مغفور احمد صاحب (ابن محترم چوہدری ظفر الدین صاحب بنگالی مرحوم) نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک نعت خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائی۔ جب آپ نے یہ شعر پڑھا کہ ؎

ربوہ کو تیرا مرکزِ توحید بنا کر
اِک نعرۂ تکبیر فلک بوس لگائیں

تو جلسہ کی فضا اللہ اکبر اور خاتم الانبیاء زندہ باد

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے پُر جوش نعروں سے گونج اُٹھی۔

غزواتُ النبیؐ میں خُلقِ عظیم کا نمونہ

تلاوت اور نظم کے بعد محترم سید میر محمود احمد صاحب ناصر نے "غزوات النبیؐ میں خلقِ عظیم کا نمونہ" کے موضوع پر اپنی تقریر شروع فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ ہمارے ہادی و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تمام صفاتِ الٰہیہ کے مظہرِ کامل تھے۔ اللہ تعالیٰ کی تمام عظیم صفات حسنہ حضور کے خلقِ عظیم میں ہمیں جھلکتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ چنانچہ غزوات کے دوران بھی حضورؐ کا نمونہ ہمارے لئے کامل اُسوۂ حسنہ ہے۔ حضورؐ جنگ کے لئے صحابہؓ کی اعلیٰ درجہ کی تنظیم فرماتے۔ تمام ممکن تدابیر سے کام لیتے لیکن اللہ تعالیٰ پر ہی کامل توکل رکھتے تھے اور دعاؤں میں مصروف رہتے تھے۔ آپؐ اعلیٰ پایہ کے بہادر اور شجاع تھے۔ لیکن تہوّر بالکل نہ تھا اور جارحیّت اور جبر و اکراہ سے کبھی اپنے دامن کو آلودہ نہ کیا۔ دشمن سے مڈبھیڑ کی خواہش نہ رکھتے لیکن جب اسکے بغیر کوئی چارہ نہ رہتا تو پھر عدیم المثال بہادری کے جوہر دکھاتے اور حسبِ موقع جنگ کی صفِ اوّل میں بھی تشریف لے جاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو بے مثال فتوحات سے نوازا اور آپ فاتحانہ شان سے مکّہ میں داخل ہوئے لیکن غرور کو کبھی پاس بھی نہ پھٹکنے دیا اور کفار کے ساتھ عفو و درگذر کا سلوک فرمایا۔ آپ نے مختلف جنگوں کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح آپؐ نے صحابہ کرامؓ میں جذبۂ شوقِ شہادت و جہاد پیدا فرمایا لیکن بوقتِ ضرورت صلح پر بھی فوراً آمادہ ہو جاتے تھے۔ عورتوں اور بچوں پر حملہ سے منع فرمایا اور عہد و پیمان کو ہمیشہ پورا کیا۔ غرض جنگوں کے دوران بھی آپؐ نے خلقِ عظیم کا نمونہ دکھایا۔

ازواجِ مطہرّات کے ساتھ سلوک

محترم سید میر محمود احمد صاحب ناصر کی تقریر کے بعد مکرم ڈاکٹر راجہ نذیر احمد صاحب ظفرؔ نے اپنی ایک نعت کے چند اشعار پڑھ کر سُنائے جس کے بعد محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب فاضل نے اپنی تقریر شروع فرمائی۔ آپکی تقریر کا موضوع "ازواجِ مطہرات کے ساتھ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سلوک" تھا۔ آپؐ نے بتایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر شان میں ایک دلربائی ہے اور ہر وصف میں آپؐ یکتا ہیں۔ آپؐ نے زندگی کے ہر شعبہ کو کامل ہدایت کے نور سے منور کر دیا اور مخلوقِ خدا کے ہر حصّہ نے آپؐ کی رحمت و شفقت سے بھرپور حصّہ لیا۔ آپؐ کی بعثت سے قبل عورت کو سب سے زیادہ ذلیل مخلوق اور بکاؤ مال سمجھا جاتا تھا۔ اسے زندہ درگور کر دیا جاتا تھا لیکن آپؐ نے مبعوث ہو کر اس کی عزت و تکریم کو قائم فرمایا اسے عظمت کا حامل قرار دیا اور اس کے پاؤں کے نیچے جنّت کی خوشخبری دی۔ زندگی کے دیگر شعبوں کی طرح آپ نے بیویوں سے حُسنِ سلوک کا بھی ایسا کامل نمونہ دکھایا جسکی کوئی مثال نہیں مل سکتی۔ آپؐ نے حضورؐ کی سیرۃِ طیبہ سے مختلف مثالیں دیکر واضح کیا کہ آپؐ کی مطہر زندگی خیرکم خیرکم لاھلہٖ کی عملی تفسیر تھی۔ آپؐ بے مثال شوہر تھے۔ اپنی ازواج سے نہایت کریمانہ سلوک فرماتے۔ ان کے کاموں میں ان کی مدد فرماتے اور انسانیت کی تمام اندرونی خوبیوں کو اجاگر کرتے تھے۔ آپؐ نے حُسنِ معاشرت کا ایک عظیم نمونہ دکھایا ہے جس کی تاریخِ عالم میں کہیں مثال نہیں مل سکتی۔

محترم شیخ صاحب کی تقریر کے بعد صاحبِ صدر نے سامعین کو توجہ دلائی کہ جب وہ حضورؐ کی سیرۃِ طیبہ کا تذکرہ سُنیں تو ساتھ کے ساتھ اپنی زندگیوں کا محاسبہ بھی کرتے رہیں کہ ہم کس حد تک حضورؐ کے اُسوۂ حسنہ پر گامزن ہیں۔ آپ نے فرمایا عورتوں کے بارے میں ہمارے ملک کے معاشرہ میں بہت سی کمزوریاں پائی جاتی ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اس بارے میں بھی حضورؐ کے اُسوۂ حسنہ کو اختیار کرنے کی کوشش کریں۔

صاحبِ صدر کی اس مختصر تقریر کے بعد مکرم منصور احمد صاحب مبشر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نعتیہ کلام کے چند اشعار پڑھ کر سُنائے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور فریضۂ تبلیغ

بعدہٗ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور فریضۂ تبلیغ" کے موضوع پر اپنی تقریر شروع فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر کے آغاز میں بتایا کہ یوں تو ہر نبی اپنے پیغام کو لوگوں تک پہنچانے کا مکلف ہوتا ہے لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل جتنے بھی نبی آئے وہ اپنے زمانہ میں اپنی اپنی قوم اور علاقہ کے لئے آئے لیکن ہمارے سیّد و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت عالمگیر تھی آپؐ کی نبوّت و رسالت ہر زمانہ پر اور ساری نسلِ انسانی پر حاوی ہے۔ آپ نے بتایا تبلیغِ دین کے لئے تین باتیں ضروری ہیں (۱) اپنے مشن پر کامل یقین (۲) اپنے پیغام کی اشاعت کے لئے دلائل و براہین (۳) بنی نوعِ انسان سے شفقت و محبّت اور ہمدردی کا جذبہ۔ آپ نے مختلف مثالیں دے کر واضح کیا کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مطہرہ میں یہ تینوں چیزیں بدرجۂ اتم موجود تھیں۔ حضورؐ کو اپنے مشن اور مقصد کی کامیابی پر کامل یقین تھا کوئی خوف کوئی لالچ اور کوئی ابتلاء اس یقین کو متزلزل نہ کر سکا۔ کفارِ مکّہ نے حضورؐ کو لالچ بھی دیا ڈرایا اور دھمکایا بھی۔ مقاطعہ کیا۔ گالی گلوچ کے ذریعہ اتنی دلآزاری کی کہ قلوب چھلنی ہو گئے لیکن آپؐ نے یہ سب کچھ صبر کے ساتھ برداشت کیا اور قولی اور عملی رنگ میں انفرادی اور اجتماعی طور پر تحریر و تقریر کے ذریعہ سے تبلیغ کا ہر ممکن طریق اختیار فرمایا۔ آپؐ جبر و اکراہ کے ہرگز قائل نہ تھے اور سمجھتے تھے کہ جبر و اکراہ کا طریق تو وہ اختیار کرتا ہے جس کے پاس دلیل نہ ہو۔ پھر حضورؐ کفار کے لئے دردمندانہ دعائیں بھی فرماتے تھے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی تبلیغ کو غیر معمولی طور پر کامیاب کیا اور آپؐ کی تبلیغ اور دعاؤں اور قربانیوں کے نتیجہ میں عرب کے وحشی نہ صرف انسان بنے بلکہ بااخلاق اور پھر خدا نما وجود بن گئے۔ تقریر کے آخر میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا رقم فرمودہ ایک اقتباس پڑھ کر سُنایا جس میں حضور نے اس عظیم رُوحانی انقلاب کا ذکر فرمایا ہے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ کے ذریعہ عرب کے بیابانی ملک میں ظہور میں آیا۔

آپ کی تقریر کے بعد مکرم مغفور احمد صاحب نے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مشہور اور وجد آفرین نظم علیك الصّلوٰة علیك السّلام ترنم کے ساتھ پڑھ کر سُنائی جبکہ سامعین بھی اسے دہراتے ہوئے حضورؐ پر درود و سلام بھیجتے رہے۔

حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا عالی مقام

اس نظم کے بعد صدرِ جلسہ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے "حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا عالی مقام" کے زیرِ عنوان خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنی تقریر میں مختصر طور پر مگر نہایت جامع رنگ میں بتایا کہ سیدنا حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر خوبی اور ہر صفت میں شانِ خاتمیت جلوہ گر ہے۔ آپؐ کی عظمت اور علوِ شان کا کوئی بھی پہلو ایسا نہیں جو اپنے اندر خاتمیت کی مُہر نہ رکھتا ہو۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنے منظوم نعتیہ کلام میں فرماتے ہیں ؎

ختم شد بر نفسِ پاکش ہر کمال
لاجرم بر ختم ہر پیغمبری

آپ نے فرمایا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم تخلیقِ عالَم کے مقصود بالذات تھے۔ اللہ تعالیٰ نے جنّ و انس کی پیدائش کا مقصد عبادت قرار دیا ہے اور دُنیا میں عبدِ کامل صرف محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات ہے جن کی حیاتِ مطہرہ میں عبادت اپنے انتہائی کمال کو پہنچی ہوئی نظر آتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خود قرآن کریم نے آپؐ کو "عبداللہ" قرار دیا۔ کلمہ طیبہ میں بھی عبد کا لفظ رکھا جو کہ کسی اور مذہب کے کلمہ میں موجود نہیں۔ یہ وہ کمال ہے جس کا دعویدار بھی ساری کائناتِ عالَم میں سوائے آپؐ کے اور کوئی نظر نہیں آتا یہی وجہ ہے کہ آپؐ کی شان میں لولاك لما خلقت الافلاك آتا ہے یعنی اگر آپؐ کی بعثت نہ ہوتی تو یہ کائنات ہی پیدا نہ ہوتی۔

دوسرا پہلو آپؐ کی فضیلت کا آپؐ کی اوّلیت ہے۔ آپؐ آخری نبی ہی نہیں بلکہ اوّل بھی آپؐ ہی ہیں۔ جب آدم ابھی تخلیق کی مٹی میں کروٹیں لے رہا تھا اُس وقت بھی آپؐ خاتم الانبیاء تھے اوّلیت کا یہ مقام نہ کسی اَور کو حاصل ہوا اور نہ ہی کوئی اَور اس کا دعویدار ہے۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصریحات کی روشنی میں بتایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال کے مرتبہ کا اظہار یوں بھی ہوا کہ آپؐ سب سے بلند ذات یعنی خدائے واحد و یگانہ کے سب سے قریب پہنچے آپؐ وہ واحد نبی ہیں جنہوں نے خدا تعالیٰ کو اس حد تک قرب کی حالت میں پایا کہ جبریل بھی وہاں نہ پہنچ سکا۔ گویا مقامِ معراج ایک تصویر تھی آپؐ کی شانِ خاتمیت کی جبکہ آپؐ کے اور خدا کے درمیان کوئی پردہ حائل نہ رہا مگر اس حالت میں بھی آپ نے بنی نوعِ انسان سے قطع تعلق نہ کیا بلکہ جو کچھ خدا سے پایا اس کی برکات بندوں میں تقسیم کیں۔ انہی بندوں میں سے ایک وہ ہے جسے غلام احمد کا نام دیا گیا اور جس نے جو کچھ پایا اسی رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے پایا۔ گویا وہ کامل غلام ہے اس ہستی کا جسے خدا نے عبداللہ قرار دیا (صلی اللہ علیہ وسلم)۔

آپ نے بتایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت کا فیض موجود کائنات کی تمام حدود تک حاوی ہے۔ آپؐ پر ہر فیض ختم ہے مگر آپؐ کا اور صرف آپؐ کا فیض ہمیشہ کے لئے جاری ہے۔ آپؐ وہ سراجِ منیر ہیں جس کے طلوع کے بعد کسی اور روشنی کی ضرورت باقی نہیں رہتی آپؐ زمانی لحاظ سے بھی آخری ہادی ہیں۔ اب تاقیامت کوئی ہادی نہیں آسکتا ہاں مہدی آسکتا ہے جس کے معنے ہیں کسی کامل سے ہدایت یافتہ۔ یہی وجہ ہے کہ سوائے اسلام کے اَور کسی مذہب میں مہدی کا تصوّر موجود نہیں ہے۔ جس طرح خدا وحدہٗ لاشریک ہے اسی طرح آپؐ بھی اپنی تمام شان میں واحد ہیں اور اب آپؐ کا ہی فیض تا ابد جاری و ساری ہے۔

صاحبِ صدر کی اس مؤثر تقریر کے بعد جملہ سامعینِ جلسہ نے آپ کے ساتھ مل کر اللہ اکبر۔ خاتم الانبیاء زندہ باد۔ محسنِ انسانیت زندہ باد۔ خاتم المرسلین زندہ باد اور سیّد الاوّلین والآخرین زندہ باد کے پُرجوش نعرے لگائے جس کے بعد (باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میثاقِ مدینہ اور اُس کے نتائج و اثرات

مکرم پروفیسر سعود احمد خان صاحب ربوہ

(۲)

مدینہ میں حالات مکہ سے مختلف تھے بلکہ برعکس۔ مکہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے متبعین اقلیت میں تھے۔ مدینہ میں مہاجرین و انصار اکثریت میں تھے۔ مشرک اگرچہ نفری اعتبار سے معمولی اقلیت میں تھے۔ لیکن صاحب اثر ضرور تھے۔ کیونکہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے قبل اوس اور خزرج کا بعض شخص پر بطور سربراہِ ریاست یثرب اتفاق ہوا تھا۔ یعنی عبد اللہ بن ابی بن سلول اس نے ابھی اپنے مسلمان ہونے کا اعلان نہ کیا تھا۔ ان عربوں کے علاوہ یہودی بھی تھے جو اگرچہ غیر عرب تھے لیکن مدت سے وہاں رہنے کی وجہ سے اصلی باشندوں کی ہی طرح سے اور اقتصادی اعتبار سے تو چھائے ہوئے تھے۔ اگر اسی بات کے بہانے کہ وہ ایک اقلیت ہو کر اکثریت سے زیادہ کیوں خوشحال ہوں مذہب کی آڑ لے کر ان سے یہ کہا جاتا کہ چونکہ تم مدینہ کی نظریاتی ریاست کے بنیادی عقیدے کو نہیں مانتے اسلئے اکثریتی فرقے سے علیحدہ اقلیتی فرقہ ہوتے ہوئے تم کو قومی زندگی کے حقوق میں برابر کا حصہ نہیں دیا جا سکتا اور اگر تم کو اس کم تر حیثیت میں رہنا گوارا نہیں تو تم کو تمہارے مکانوں سے نکالا جائے گا۔ تمہاری تجارتوں کو تباہ کیا جائے گا۔ تمہاری دکانیں جلائی جائیں گی۔ تمہارے باغات لوٹے جائیں گے تمہاری صنعت و حرفت کو مٹایا جائے گا۔ تمہارا بائیکاٹ کیا جائے گا۔ تم کو سودا سلف خریدنے کی اجازت نہ ہو گی۔ تمہارے کم سن بچوں کو دودھ اور روٹی کھانے پینے کی اشیاء سے ترسایا جائے گا تو شاید ایسا کرنے سے مدینہ میں اسلامی نظریاتی ریاست کو استحکام مل جاتا۔ لیکن پھر مکہ والوں پر کیا الزام ہوتا کہ یہی کچھ وہ کیا کرتے تھے۔ اور پھر ایسا کرنا رَبِّ اجْعَلْ لِّي مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِيرًا ۔ کی دعا کے ساتھ کیسے مطابقت رکھتا کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ رب العلمین کی طرف سے سلطانًا نصیرًا نہ ہوتا بلکہ سیاسی داؤ پیچ کا طریق ہوتا ایسے اکثریتی زعم کے ہتھکنڈوں کا سہارا لے کر کیسے مکہ میں واپسی کی دعا رَبِّ اَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ مانگی جا سکتی تھی۔ اور کس طرح مَقَامًا مَّحْمُوْدًا کا وعدہ پورا ہوتا۔ اور جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ کا معجزہ کیسے ظاہر ہوتا۔ حق ہر حالت میں حق ہوتا ہے اور باطل ہر حالت میں باطل خواہ معاملہ اپنوں کے ساتھ ہو یا بیگانوں کے ساتھ۔ اور مزید برآں یہ کہ نبی اکرم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم صرف رسول ہی نہ تھے آپ تو خاتم النبیین اور رحمۃ للعالمین بھی تھے۔ اب تو جس طرح تمام انبیاء کی نبوتیں آپ کی ذات میں مجتمع ہو گئی تھیں اور ان سب کا احترام آپ کی تعلیم کے ذریعہ دنیا میں محفوظ ہو گیا تھا اسی طرح تمام انبیاء کی امتوں کے مذہبی حقوق بھی آپ کی حفاظت میں آ گئے تھے اور تمام دنیا کے انسانوں کے انسانی حقوق کی حفاظت کی ضمانت بھی آپ کے پیغام میں دی گئی تھی۔ رصلی اللہ علیہ وسلم جس طرح اللہ تعالیٰ رب العالمین ہے اسی طرح آپ رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجے گئے تھے اسلئے جہاں آپ نے تمام مسلمانوں میں خواہ وہ مہاجر ہوں یا اوسی و خزرجی کے انصار مواخات قائم کر دی۔ اسی طرح آپ نے تمام مذاہب کے ماننے والوں کے ساتھ ایک معاہدہ کیا جس کو میثاقِ مدینہ کہا جاتا ہے۔ غالباً کرۂ ارض پر یہ پہلا موقع تھا کہ مختلف مذاہب کے ماننے والوں کے درمیان بقائے باہمی کا معاہدہ ہوا اور وہ بھی تحریری طور پر کیونکہ تاریخ عالم اس سے قبل کی کوئی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ اور یہ بھی ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ مذاہب کے بقائے باہمی کے اس اصول کو صرف اور صرف محسنِ انسانیت ہمارے سید و مولا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ایمانیات کا جزو بنایا گیا ہے۔ باقی مذاہب نے اگر کبھی اسکو اپنانے کی کوشش کی تو محض ایک وقتی مصلحت کے طور پر۔ ان کے صحیفوں میں اس کا پتا نہیں چلتا۔

معاہدہ کے شروع میں مسلمان اور یہودی کے علاوہ دوسرے اقلیتی گروہوں مثلاً مدینہ کے عرب مشرکین اور عیسائی وغیرہ کا ذکر ومن تبعھم فلحق بھم وجاھدھم کے الفاظ میں کیا گیا ہے لیکن معاہدہ کے اندر مومنین سے مراد اکثریتی گروہ اور یہود سے مراد تمام اقلیتی گروہ ہیں۔ کیونکہ اگر یہود کے لئے امۃ مع المومنین کے الفاظ ہیں تو باقی سب کے لئے بھی انھم امۃ واحدۃ کے الفاظ درج ہیں۔ اسلئے سب کے حقوق برابر ہو گئے معاہدہ کے درج ذیل ہیں

ھذا کتاب محمد
النبی صلعم بین المومنین
والمسلمین من قریش
ویثرب ومن تبعھم
فلحق بھم وجاھدھم
انھم امۃ واحدۃ
وان یھود بنی عوف
امۃ مع المومنین
وان بینھم النصر
من حارب اھل
ھذہ الصحیفۃ
وان بینھم النصح
والنصیحۃ والبر دون
الاثم۔ وان الیھود
ینفقون مع المومنین
ماداموا محاربین وان
بطانۃ یھود کانفسھم۔
وانہ لم یاثم امرؤ بحلیفہ
وان النصر للمظلوم۔
وان یثرب حرام
جوفھا لاھل ھذہ
الصحیفۃ۔
وان الجار کالنفس غیر
مضار ولا آثم۔ وانہ
ما کان بین اھل الصحیفۃ
من حدث او اشتجار
یخاف فسادہ فان
مردہ الی اللہ عزوجل
والی محمد رسول اللہ

یہ تحریر محمد النبی کی جانب سے مسلمانوں کے درمیان جو قریش یا یثرب کے باشندہ ہیں اور ان لوگوں کے ساتھ جو مسلمانوں کے ساتھ ملے ہوئے ہیں اور کاروبار میں ان کے ساتھ شامل ہیں۔ کہ یہ سب لوگ ایک ہی قوم سمجھے جائیں گے بنی عوف کے یہودی مسلمانوں کے ساتھ ایک قوم ہیں اور جو کوئی ان معاہدہ کرنے والی قوموں کے ساتھ لڑائی کرے گا تو اس کے خلاف سب کے سب مل کر کام کریں گے مسلمان اس کی نصرت کریں گے معاہد اقوام کے باہمی تعلقات باہمی خیر خواہی خیر اندیشی اور فائدہ رسانی کے ہوں گے۔ ضرر اور گناہ نہ ہوں گے جنگ کے دنوں میں یہودی مسلمانوں کے ساتھ مصارف میں شریک ہوں گے یہودیوں کی دوست دار قوموں کے حقوق یہودیوں کے برابر سمجھے جائیں گے۔ کوئی شخص اپنے معاہد کے ساتھ مخالفانہ کارروائی نہ کرے گا۔ مظلوم کی مدد اور نصرت کی جائے گی۔ مدینہ کے اندر کشت و خون کرنا یہ معاہدہ کرنے والی سب قوموں پر حرام ہوگا۔ ہمسایہ بھی معاہد قوموں میں سے سمجھے جائیں گے اس معاہدہ کرنے والی قوموں کے اندر اگر کوئی ایسی نئی بات یا جھگڑا پیدا ہو جائے۔ جس میں فساد کا خوف ہو تو اس کا فیصلہ خدا اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق سمجھا جائے گا۔"

معاہدہ کی عبارت اور اس کا ترجمہ رحمۃ للعالمین مصنفہ جناب قاضی سلیمان منصور پوری سے لیا گیا ہے جو یقیناً اختصار پر مبنی ہے معاہدہ اس سے زیادہ الفاظ میں تھا۔ ڈاکٹر حمید اللہ صاحب نے سیاسی وثیقہ جات میں بڑی تفصیل سے سارا معاہدہ نقل کیا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس میں انہوں نے یہ الفاظ بھی نقل کئے ہیں "مسلمان اور یہودی دونوں اپنے اپنے مذہب کے پابند رہیں گے کس طرح کمال اخلاص کے ساتھ اکثریتی اور اقلیتی تفریق کو یکسر مٹا کر رکھ دیا تاکہ قومی اتحاد کے ساتھ ریاست مدینہ کو ہر طرح بیرونی اور اندرونی خطرات سے محفوظ کر دیا جائے۔ اگر پھر بھی مذہب کی بنیاد پر اکثریتی اور اقلیتی گروہ مل کر نہ رہ سکیں تو بہر حال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام بری الذمہ ٹھہریں گے۔

میثاق مدینہ کے الفاظ ایک منہ بولتی صداقت کے حامل ہیں کہ رب العالمین کی ہدایت تفریق انسانیت کے لئے نہیں آتی بلکہ وحدت انسانیت کی علمبردار ہوتی ہے انبیاء سابق نے اپنے اپنے علاقوں اور اپنے اپنے زمانوں میں اسی وحدت انسانیت کا کام محدود پیمانہ پر کیا۔ آخر پھر ہمارے آقا و مولیٰ رسول مقبول محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ رب العالمین نے آپ کو رحمت للعالمین بنا کر بھیجا تاکہ آپ رنگ و نسل وطن و سیاست ہر قسم کے تفاخر کو مٹا کر وحدت انسانیت کا عالمگیر درس دیا جائے۔ یہ کہنا اسلام کی تعلیم کے منافی ہے کہ اسلام دوسرے ادیان اور نظریات کے ساتھ مل کر نہیں رہ سکتا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جہاں دوسرے ادیان محدود تعلیم اور محدود ذرائع کی وجہ سے ناکام ہوتے۔ اسلام نے ان کو مجتمع کرنے کا طریقہ بتایا اور ہمارے پیارے آقا محمد مصطفےٰ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اسوۂ حسنہ سے اس کی عملی شکل بھی دنیا کو دے دی۔ پس اسلام ایسے وطن کے ہرگز حق میں نہیں جو نسلی یا رنگی یا سیاسی یا معاشی یا اکثریتی تفاخر کے مرض میں مبتلا ہو کر مختلف النوع انسانوں کے حقوق کی یکساں ضمانت نہ دے وہی وطن اسلام کی تمام برکتوں سے متمتع ہوتا ہے جو ہر نسل ہر رنگ ہر دین کے انسانوں کے لئے یکساں نظام سیاست قائم کر سکے جس کی بنیاد میثاق مدینہ کے ذریعہ دنیا کے محسن اعظم سرور کائنات فخر موجودات خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس ہاتھوں نے رکھی۔ اور جس کی برکتوں سے مسلمان اور یہود مسیحی اور ملبوس۔ عرب و عجم اسود و احمر ابیض و اصغر سبھی اقوام کو امن نصیب ہوا اور جس جس نے اس سے روگردانی کی وہی گروہ بد انجام کا ذمہ دار ٹھہرا اور خود کو اپنے آپ ان سرمدی رحمتوں سے محروم کر لیا جو رحمۃ للعالمین کے ذریعہ رحمٰن و رحیم رب العالمین نے اپنے پاک بندوں کے لئے مخصوص کر دی ہیں۔

اللھم صل علی محمد و بارک وسلم انک حمید مجید

شملہ مرچ یا پہاڑی مرچ

شملہ مرچ ایک موٹی اور بڑی قسم کی مرچ ہے جسے بطور سبزی پکا کر کھایا جا سکتا ہے۔ اس مرچ میں حیاتین اے۔ بی۔ سی اور معدنی نمکیات فاسفورس۔ لوہا۔ چونا وغیرہ کافی مقدار میں پائے جاتے ہیں

آب و ہوا اور وقت کاشت

شملہ مرچ کو معتدل مرطوب آب و ہوا زیادہ موزوں رہتی ہے یہ نہ صرف زیادہ درجہ حرارت کو بلکہ سردی اور کورے کے اثر کو بھی برداشت نہیں کرتی۔

اگر پھل لگنے کے دوران درجہ حرارت 33°C یا تقریباً 92°F سے بڑھ جائے اور ہوا میں رطوبت بھی کم ہو جائے تو اس میں پھل لگنا بند ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اگر پھل لگنے کے دوران دن کا درجہ حرارت ۱۵ تا ۱۶°C یا 60°F سے کم ہو جائے تو بھی پھل نہیں لگتا اور اگر لگے بھی تو بہت چھوٹا اور بغیر بیج کے ہوتا ہے

پنجاب کے میدانی علاقوں میں اس کا بیج نرسری میں وسط اکتوبر سے اخیر اکتوبر تک بویا جا سکتا ہے لیکن سردیوں میں پنیری کو کورے سے بچانے کے لئے شمال کی طرف سرکیاں لگانی چاہئیں۔ فروری کے آخر میں جب کورے کا خطرہ نہ رہے تو اسے کھیت میں منتقل کیا جاتا ہے ایسے وقت کی منتقل کی ہوئی فصل ماہ مئی اور شروع جون میں اچھی پیداوار دیتی ہے آخر جون اور جولائی میں جب درجہ حرارت بڑھ جاتا ہے۔ تو پھل کم لگتا ہے اور پودے جوزیک اور رسوئرس کی بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں اور پھل بھی چھوٹا لگتا ہے۔

پنیری اگانے کا طریقہ

شملہ مرچ ایک ایکڑ زمین کاشت کرنے کے لئے اس کے تقریباً ۱۵-۱۶ ہزار پودے ہوتے ہیں۔ اتنے پودوں کے لئے ½ سیر بیج اور ۴-۵ مرلہ زمین کافی ہوتی ہے۔ ایسے موزوں قطعہ زمین کو اچھی طرح قلبہ رانی کرنے اور اسے اچھی طرح ہموار کرنے کے بعد اس میں ۸-۱۰ من گلی سڑی گوبر کھاد اور ۳-۴ سیر سپر فاسفیٹ کھاد اچھی طرح ملا دینی چاہیئے۔

ان تیار شدہ قطعات میں تین تین انچ کے فاصلہ پر بیج کو آدھ انچ کی گہرائی میں بوکر اوپر سے پتوں کی گلی سڑی کھاد سے ڈھانپ کر فوارے سے آبپاشی کر دی جائے۔ اور جب تک بیج نہ اُگے روزانہ اس طریق سے آبپاشی کرتے رہیں۔ بعد میں نہر یا ٹیوب ویل کے پانی سے مناسب وقفوں پر کھلی آبپاشی کی جا سکتی ہے

پنیری سے گوڈی کر کے خودرو پودوں کی تلفی کرتے رہنا چاہیئے۔

قطاروں میں اگر بیج گھنا ہو تو زائد پودے نکال دینے چاہئیں ایک فٹ لمبی قطار میں زیادہ سے زیادہ ۱۵-۲۰ پودے ہونے چاہئیں۔

پودوں کو کھیت میں منتقلی سے ایک ہفتہ قبل آبپاشی بند کر دی جائے تاکہ پودے سخت جان ہو جائیں۔

زمین کی تیاری

شملہ مرچ کے لئے بہت زرخیز زمین جس میں پانی کو دیر تک جذب رکھنے کی صلاحیت ہو اور گوبر کی گلی سڑی کھاد بکثرت ہو۔ اچھی رہتی ہے زمین کی مناسب تیاری کے لئے ہشتی ہل دو تین بار کافی گہرا چلانا چاہیئے پھر دیسی ہل کلٹیویٹر ۴-۵ بار چلانا کرنی چاہیئے اور اس کے بعد کھیت کو اچھی طرح ہموار کر لینا چاہیئے ہموار زمین میں تیس چالیس گڈے گوبر کی گلی سڑی کھاد اور ۴-۵ من سپر فاسفیٹ استعمال کرنی چاہیئے اس کے بعد کھیت میں کھیلیاں بنانی چاہئیں۔

کھیت میں پودوں کی منتقلی

ماہ فروری کے آخری ہفتہ میں جبکہ کورے کے پڑنے کا خطرہ نہیں رہتا ۲½ فٹ کے فاصلہ پر بنی ہوئی کھیلیوں میں پانی چھوڑ دیں اور کھڑے پانی میں پودوں کو ان پر منتقل کر دیں۔

آبپاشی و گوڈی

شملہ مرچ کو عام طور پر سرخ مرچ کی نسبت زیادہ پانی کی ضرورت ہوتی ہے شروع میں ۸-۱۰ دن کے بعد پانی دیا جانا چاہیئے لیکن جوں جوں موسم گرم ہوتا جائے یہ وقفہ کم کر کے ۳-۴ روز کے بعد آبپاشی کرتے رہنا چاہیئے۔ گرمیوں کے موسم میں آبپاشی کے لئے رات وقت زیادہ موزوں رہتا ہے۔

تین چار آبپاشیوں کے بعد خودرو پودے اُگ آتے ہیں۔ ان کی تلفی کے لئے دو تین بار گوڈی کر دیں۔ اور ہر بار حسب ضرورت پودوں کے ساتھ مٹی چڑھاتے رہیں

کیمیائی کھاد کے استعمال

پودوں کے کھیت میں منتقل کرنے کے تقریباً ایک ماہ بعد ایک بوری امونیم سلفیٹ یا ½ بوری یوریا کو پودوں کی جڑوں کے نزدیک ڈال کر پودوں پر مٹی چڑھا دیں اور آبپاشی کر دیں۔ پھل لگنے کے بعد ہفتہ دس دن کے وقفہ پر ایک بوری امونیم سلفیٹ یا ½ بوری یوریا پودوں کی جڑوں کے نزدیک ڈال کر آبپاشی کر دیں۔ اس سے پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوتا ہے۔

برداشت

حسب پھل پورے سائز کا ہو جائے تو بہتر حالت میں ہی توڑ کر منڈی میں بھجوا دیا جائے۔ پھل شام کو توڑا جائے اور صبح مارکیٹ میں بھجوایا جائے۔

بیماریاں — موزیک۔ اس بیماری سے فصل کو کافی نقصان پہنچ سکتا ہے۔ پودے چھوٹے قد کے رہ جاتے ہیں اور پتے مڑ تڑ ہو جاتے ہیں۔ پھول جھڑ جاتے ہیں اور جو پھل بنے وہ بہت چھوٹا ہوتا ہے اور پیداوار بہت کم ہو جاتی ہے

علاج۔ بیج تندرست پودوں سے رکھا جائے جب بھی کوئی پودا کھیت میں بیمار نظر آئے اسے کھیت سے اکھیڑ کر کسی دوسری جگہ گڑا دبا دیں۔ بیمار پودوں کو چھونے کے بعد تندرست پودوں کو ہاتھ نہ لگائیں۔

(۲) پودوں کے رس چوسنے والے حشرات کے خلاف ہر پندرہ دن کے بعد میلاتھیان ایک پوائنٹ یا ڈائمیکران ۸۰ سی سی فی ایکڑ ۱۰۰-۵۰ گیلن پانی میں ملا کر سپرے کریں۔ (وکیل الزراعت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۹۷۶ء کا بجٹ سَو فیصد ادا کرنیوالی قابلِ صد مُبارک باد مجالس انصار اللہ

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مندرجہ ذیل مجالس ۱۹۷۶ء کا بجٹ سَو فیصد ادا کر چکی ہیں۔ ان تمام مجالس کی فہرست حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمتِ اقدس میں بغرضِ دعا پیش کی گئی۔ بعد ملاحظہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دستِ مبارک سے تحریر فرمایا "اللہ تعالیٰ احسن جزا دے۔"

مجلس انصار اللہ مرکزیہ ان تمام مجالس کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتی ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں یہ اعزاز برقرار رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور دیگر مجالس کو بھی آئندہ سال دعائیہ فہرست میں شمولیت کی توفیق بخشے۔ آمین۔ (قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ضلع جھنگ:-

(۱) احمد نگر۔ (۲) پکّا نسو آنہ۔ (۳) شورکوٹ کینٹ۔

ضلع شیخوپورہ:-

(۱) شیخوپورہ شہر۔ (۲) آنبہ۔ (۳) چک ۱۱۷/۲ چہور۔ (۴) منڈی مرید کے۔ (۵) ننکانہ صاحب۔ (۶) کرتو پنڈوری۔ (۷) سانگلہ ہل۔ (۸) چک ۱۸/۲ بہوڑو۔ (۹) چک ۱۰/۶۳ خورد (۱۰) شیرو کے۔ (۱۱) نارنگ منڈی۔ (۱۲) بھومیوالی۔ (۱۳) سٹھیالی خورد (۱۴) واربرٹن۔ (۱۵) جھنگڑ عالم والا۔ (۱۶) سچا سودا۔ (۱۷) ڈھاکے۔ (۱۸) شرقپور خورد (۱۹) کوٹ عبدالمالک۔

ضلع گوجرانوالہ:-

(۱) گوجرانوالہ شہر۔ (۲) ہیڈ خانکی۔ (۳) حافظ آباد۔ (۴) پیرکوٹ ثانی۔ (۵) وزیرکی (۶) لویریوالہ۔ (۷) گکھڑ منڈی۔ (۸) فیروزوالہ۔ (۹) چک چٹھہ۔ (۱۰) پنڈی بھٹیاں۔ (۱۱) سادھوکے۔ (۱۲) گجوچک۔

ضلع لائلپور:-

(۱) لائلپور شہر۔ (۲) ۶۸ ج۔ب لیلاں۔ (۳) ۸۶ گ ب۔ (۴) ۴۱۹ ج ب سوڈیاں (۵) گوجرہ (۶) ۳۰۰ ج ب۔ (۷) ۱۰۰ ر۔ب ررکا۔ (۸) جڑانوالہ۔ (۹) ۶۲۶ گ ب ٹھٹھہ کالو کا۔ (۱۰) ۶۱ ج ب دھرولڑ۔ (۱۱) ۵۹۱ گ ب گنگاپور۔ (۱۲) ۹۶ گ ب مریکے۔ (۱۳) ۸۰ ر۔ب چوہدری والا۔ (۱۴) ۷۷ ر۔ب اہوکے دیوی۔ (۱۵) ۶۱ ر۔ب بیریانوالہ (۱۶) ۶۹ ر۔ب گھسیٹ پورہ۔ (۱۷) ۲۸۷ ج ب بلاسور۔ (۱۸) سمندری (۱۹) پیرمحل (۲۰) ۳۱۲ ج ب کھتووالی۔ (۲۱) ۱۳۱ ج ب حسن پور۔ (۲۲) ۲۶ ج ب خورد و کلاں (۲۳) چک جھمرہ۔ (۲۴) ۳۳ ج ب۔ (۲۵) ۸۴ ج ب سرشمیر روڈ۔ (۲۶) ۶۰ ر ب کھیم سنگھ والا۔ (۲۷) ۸۹ ج ب رتن۔ (۲۸) ۹۲ گ ب شرقی۔ (۲۹) ۶۲۵ گ ب [illegible] (۳۰) ۹۶ ج ب۔ (۳۱) ۴۰ گ ب (۳۲) [illegible] ۲۴۴ گ ب [illegible] (۳۴) ۳۳۲ ج ب۔

ضلع لاہور و قصور:-

(۱) دارالذکر لاہور۔ (۲) ماڈل ٹاؤن لاہور۔ (۳) اسلامیہ پارک لاہور (۴) رائے ونڈ (۵) لدھیکے نیویں۔ (۶) قصور (۷) ہڑیارہ۔ (۸) ہانڈو گوجر (۹) پتوکی۔ (۱۰) جوڑہ (۱۱) للیانی (۱۲) پدری۔ (۱۳) بھائی پھیرو۔ (۱۴) باٹاپور۔ (۱۵) شمس آباد۔ (۱۶) علی پور چک ۳۸ (۱۷) اصل گروکے (۱۸) شاہدرہ فیکٹری ایریا۔

صوبہ سرحد:- نوشہرہ۔ (۲) پبی۔ (۳) ایبٹ آباد۔ (باقی)

ناصرات و اطفال متوجّہ ہوں

امسال مرکز کی طرف سے اطفال و ناصرات کے لئے مضمون کا عنوان "حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بچوں سے حسنِ سلوک" مقرر ہوا ہے۔ یہ مضمون ۳۱ر جولائی تک مرکز میں پہنچ جانا چاہیئے۔ مضمون ۱۵۰۰ الفاظ پر مشتمل ہوگا۔ اوّل، دوم، سوم انعامات علی الترتیب ۵۰ روپے، ۳۰ روپے، ۲۰ روپے کے ہوں گے۔

(مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

سالانہ مرکزی تربیتی کلاس

امسال خدام الاحمدیہ کی سالانہ مرکزی تعلیمی و تربیتی کلاس ۱۵ تا ۲۸ شہادت/اپریل منعقد ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ تمام قائدین کرام سے درخواست ہے کہ نمائندگان کے نام جلد ارسال فرمائیں۔ (ناظم اعلیٰ مرکزی تربیتی کلاس ۱۳۵۶ ہش ۱۹۷۷ء)

مقابلہ مضمون نویسی

امسال مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان ہے "سوانح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ۔ شعب ابی طالب"۔ الفاظ ۳ ہزار سے ۵ ہزار تک ہوں گے۔ اور آخری تاریخ ۳۰ر جون ہے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

دعائے مغفرت

۱۔ میرے برادر نسبتی عزیزم آصف احمد ابن چوہدری محمد لطیف صاحب کمبوہ آف لاہور بعمر ۱۱ سال مورخہ یکم فروری ۱۹۷۷ء گنگارام ہسپتال میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تمام احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نعم البدل عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

(ڈاکٹر اقبال احمد ناصر آر۔ایم۔پی چک ۱۲۱ گ ب جگدیو براستہ گوجرہ ضلع لائلپور)

۲۔ میری اہلیہ بیگم نسیم فرحت ملک لندن میں مورخہ ۲ر جنوری کو بعمر ۵۰ سال رحلت کر گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کا جنازہ بروز جمعہ ۷ر جنوری کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھایا۔ مرحومہ نہایت ہی نیک، خلیق اور مخلص احمدی خاتون تھیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ دیوے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین (بی۔اے ملک گلبرگ لاہور)

درخواست ہائے دُعاء

۱۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری جملہ پریشانیوں کو دُور فرمائے اور میرا خاتمہ بالخیر کرے۔

(مظفر حسین عباسی انسپکٹر بیت المال)

۲۔ میری ہمشیرہ نسبتی کا بچہ عزیز محمد لقمان (ابن محمد شکور صاحب آف لاہور) سخت بیمار ہے احباب اسکی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔ (عبد الرزاق [illegible] سلسلہ احمدیہ مقیم [illegible])

شفقل اور برسیم سے ہونے والے اپھارہ

سے جانور منٹوں میں ہلاک ہو جاتا ہے۔ اس مہلک اپھارہ اور دیگر امراض سے جانوروں کی حفاظت کا رسالہ ۔ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر مفت حاصل کریں

کیور ریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)

ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

دانتوں کی حفاظت کا رسالہ

۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیے!

کیور ریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)

ربوہ ۶۰۶/۶۰۷

قائدین خدام الاحمدیہ ماہ فروری کی رپورٹ جلد ارسال فرمائیں۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسانی اقدار کی پامالی اور اُس کی بدترین مثال

موجودہ انتخابی مہم میں بعض لوگ اسلام اسلام پکارنے اور اسلامی شریعت کی پابندی کے بلند بانگ دعاوی کے باوجود ایک دوسرے کے خلاف نامناسب الفاظ تو استعمال کر ہی رہے تھے لیکن اس سے بھی بڑھ کر دُکھ اور قلق کی بات یہ ہے کہ حصولِ اقتدار کی اس دوڑ دھوپ میں حصہ لینے والے بعض افراد نے انسانی اقدار کو پامال کرتے اور ہر قسم کی اخلاقی قیود کو پھاندتے ہوئے اُن مقدس اور برگزیدہ ہستیوں کی اہانت کو بھی اپنا وطیرہ بنا لیا ہے جنہیں لاکھوں انسان نہ صرف اس مُلک میں بلکہ مشرق و مغرب کے بیشتر ممالک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب شاگرد کی حیثیت سے اپنا روحانی پیشوا تسلیم کرتے ہیں اور ان کی عزت اور حرمت کو اپنی عزت و آبرو اور جان و مال سے بدرجہا عزیز تر گردانتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کے لاکھوں افراد کے نزدیک حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نبت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بلند مقام پر فائز ہیں اور دنیا کے مختلف ملکوں اور قوموں سے تعلق رکھنے والے آپ کے لاکھوں پیرو اطراف و جوانبِ عالم میں پھیلے ہوئے ہیں۔ یہ انتہائی دُکھ اور افسوس کی بات ہے کہ انتخابی مہم میں حصہ لینے والوں نے ان لاکھوں لاکھ احمدیوں کے جذبات و احساسات کی قطعاً کوئی پرواہ نہ کرتے ہوئے آپ کی ذاتِ اقدس کو اہانت اور تحقیر کا نشانہ بنانے سے بھی دریغ نہیں کیا ہے اور دل آزاری کا ایسا طریق اختیار کر رکھا ہے جو انسانیت سے عاری ہونے کے باعث معیوب ہی نہیں حد درجہ شرمناک بھی ہے۔ مثال کے طور پر پاکستان قومی اتحاد کے سرکردہ لیڈر ایئر مارشل (ریٹائرڈ) اصغر خاں نے ۲۷ فروری ۱۹۷۷ء کو ایبٹ آباد میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے اخباری اطلاعات کے بموجب جو کچھ کہا ہے اُس نے لاکھوں احمدیوں کے دلوں کو مجروح کر کے انہیں وہ اذیت پہنچائی ہے کہ جس کا اندازہ بھی نہیں کیا جا سکتا۔ ان کی اس تقریر کا جو خلاصہ روزنامہ "جنگ"، "مشرق" اور "نوائے وقت" وغیرہ اخبارات میں شائع ہوا ہے ہم دل پر پتھر رکھ کر اس کا ایک فقرہ یہاں نقل کرتے ہیں تاکہ اہانت اور دل آزاری کا کسی قدر اندازہ ہو سکے۔ بقول روزنامہ "نوائے وقت":-

"انہوں (یعنی ریٹائرڈ ایئر مارشل اصغر خاں) نے کہا کہ میں مرزا غلام احمد پر لعنت بھیجتا ہوں۔"

(نوائے وقت یکم مارچ ۱۹۷۷ء ص۸)

ہم اپنے انتہائی رنجیدہ، زخم خوردہ اور دل گرفتہ احمدی بھائیوں سے آزمائش و ابتلاء اور کرب و بلا کے موجودہ ایام میں یہ کہنا چاہتے ہیں کہ وہ اسلام کی پاک اور مقدس تعلیم پر عمل پیرا ہوتے ہوئے صبر اور دعا سے کام لیں اور یہ نہ بھولیں کہ مامورینِ الٰہی کے ساتھ ان کی قومیں ہمیشہ ہی ایسا سلوک کرتی رہی ہیں اور ان کے متبعین خدائی حکم کی تعمیل میں ایسے مواقع پر صبر کا نمونہ دکھاتے رہے ہیں۔ جو لوگ خدا تعالیٰ کے ماموروں اور برگزیدوں پر لعنت بھیجنے سے بھی دریغ نہیں کرتے وہ اپنی رسوائی کا آپ سامان کرتے ہیں۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آج سے ۷۵ سال قبل لعنت بھیجنے والے مخالفین کو مخاطب کر کے فرمایا تھا:-

روز و شب بد گفتنم کارِ تو شد — لعنت و تحقیر کردارِ تو شد
(دن رات تیرا کام مجھے بُرا کہنا ہے۔ لعنت اور تحقیر تیرا پیشہ ہو گیا ہے)
لعنت آں باشد کہ از رحمٰن بود — لعنتِ نااہل و دُوں آساں بود
(لعنت تو وہ ہوتی ہے جو رحمان کی طرف سے ہو۔ نااہل اور حقیر کی لعنت کوئی حقیقت نہیں رکھتی)
گر سفیہے لعنتے بر ما کند — او نہ بر ما خویش را رسوا کند
(اگر کوئی سفیہہ اور ابلہ ہم پر لعنت کرے وہ ہم پر نہیں پڑتی بلکہ وہ خود اپنے آپکو ذلیل و رسوا کرتا ہے)
(تحفہ غزنویہ ص۱ مطبوعہ ۱۹۰۲ء)

اور پھر ساتھ ہی آپ نے اس تعلق میں اپنے متبعین کو ایک خاص نصیحت بھی فرمائی جو ہمارے لئے علی الخصوص ایسے موقعوں پر مشعلِ راہ کی حیثیت رکھتی ہے اور حرزِ جان بنانے کے قابل ہے آپ فرماتے ہیں:-

"دنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو کہ وہ دھوئیں کی طرح دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں اور وہ دن کو رات نہیں کر سکتیں بلکہ تم خدا کی لعنت سے ڈرو جو آسمان سے نازل ہوتی اور جس پر پڑتی ہے اس کی دونوں جہانوں میں بیخ کنی کر جاتی ہے" (کشتی نوح مطبوعہ ۱۹۰۲ء)

وقفِ جدید کی جمع شدہ رقوم جلد بھیج دیں

جملہ سیکرٹری صاحبان مال سے گزارش ہے کہ براہِ مہربانی چندہ وقفِ جدید کی جمع شدہ رقوم بلا تاخیر مرکزِ سلسلہ میں ارسال کر دیں اور ہر رقم کی تفصیل بھی بھیج دیں کیونکہ تفصیل نہ ہونے کی وجہ سے رقوم بلا تفصیل پڑی رہتی ہیں اور حساب میں پیچیدگی اور دقت پیدا ہوتی ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (ناظم مال وقفِ جدید)

ولادت

مورخہ ۲۸ فروری ۷۷ء کو خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے تیسرا لڑکا عطا کیا ہے۔ نومولود مولوی سلطان علی صاحب مرحوم صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پوتا ہے۔ احبابِ جماعت سے نومولود کے نیک، صالح، خادمِ دین اور درازیٔ عمر کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ (عبدالکریم کارکن دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

اعلاناتِ نکاح

۱- میرے بیٹے عزیزم رفیق احمد خواجہ ابن خواجہ محمد اسمٰعیل صاحب کراچی کا نکاح بعوض دس ہزار روپے حق مہر عزیزہ ثریا ضیاء صاحبہ (جو کہ مکرم و محترم شیخ ضیاء الحق صاحب کی بیٹی اور مکرم و محترم شیخ فضل حق صاحب گارڈ کی پوتی ہیں) کے ہمراہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے مورخہ ۹ فروری بروز بدھ بعد نماز ظہر مسجد المہدی گولبازار ربوہ میں پڑھا اور اسی روز شام ۵ بجے رخصتانہ کی دعا کرائی۔ کراچی مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۷۷ء کو روانگی ہوئی۔ کراچی میں دعوتِ ولیمہ مورخہ ۱۳ فروری ۱۹۷۷ء کو ہوئی۔ جس میں کثیر تعداد میں احبابِ جماعت کے علاوہ غیر از جماعت احباب نے بھی شرکت فرمائی۔

احبابِ جماعت دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے خیر و برکت کا موجب بنائے اور اسے مثمر بہ ثمراتِ حسنہ کرے۔ آمین
(جمیلہ ہاشمی۔ آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ کراچی)

۲- میرے چھوٹے بیٹے عزیزم محمد اکرم ملک مکینیکل انجینئر ولد ملک محمد خورشید صاحب مرحوم کا نکاح بہمراہ عزیزی ڈاکٹر صبیحہ متین بنت شیخ محمد لطیف صاحب ایڈووکیٹ لاہور مورخہ ۲۰ اگست ۱۹۷۶ء کو ہوا تھا۔ رخصتانہ مورخہ ۱۲ فروری ۱۹۷۷ء کو ہوا۔ دعوتِ ولیمہ مورخہ ۱۳ فروری ۱۹۷۷ء کو دی گئی۔ عزیز محمد اکرم ڈاکٹر ظفر حسن صاحب رضی مرحوم صحابی حضرت مسیح موعودؑ کا نواسہ اور شیخ محمد حسین صاحب مرحوم صحابی حضرت مسیح موعودؑ (جو پریذیڈنٹ محلہ دارالفضل قادیان دارالامان تھے) کا پوتا ہے اور عزیزی صبیحہ متین صوفی شیخ مولا بخش صاحب رضی مرحوم آف لاہور صحابی حضرت مسیح موعودؑ و محترمہ حلیمہ بیگم صاحبہ مرحومہ آف ریاست نابھہ و حافظ قرآن کی نواسی ہیں۔

احبابِ جماعت عالیہ احمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس رشتہ کے دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت اور مثمر بہ ثمراتِ حسنہ ہونے کی دعا فرمائیں۔
(اقبال بیگم سابقہ صدر لجنہ اماء اللہ صدر بازار۔ لاہور چھاؤنی)

ماہنامہ تشحیذ الاذہان مارچ ۱۹۷۷ء

خریداران و ایجنٹ صاحبان ماہنامہ تشحیذ الاذہان کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ مارچ ۱۹۷۷ء کا رسالہ اپنی مقررہ تاریخ یعنی یکم مارچ ۱۹۷۷ء کو سپرد ڈاک کر دیا گیا ہے جن خریداران و ایجنٹ صاحبان کو ۱۵ مارچ ۱۹۷۷ء تک رسالہ نہ ملے وہ خط لکھ کر دوبارہ منگوا لیں۔
(مینیجر ماہنامہ تشحیذ الاذہان۔ ربوہ)

جلسہ سیرۃ النبیؐ ـــ بقیہ صفحہ ۲

آپ کی درخواست پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے اختتامی دعا کرائی اور یوں بارہ بجے دوپہر یہ نہایت درجہ کامیاب اور خیر و برکت سے معمور جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمدللہ

(رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴)